

آخری پیغامات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

لَا تَكْفُرْ نَفْسًا إِلَّا دُسْعَهَا وَلَكِنَّ كِتَابَكَ يُفْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (المؤمنون: 63)

کہ ہم کسی جان کو پابند نہیں کرتے مگر اُس کی استطاعت کے مطابق اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولتی ہے اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

معزز سامعین! آج مجھے دو انبیاء کی زندگیوں کے آخری پیغامات پر روشنی ڈالنی ہے۔ ہم اس دنیا میں دیکھتے ہیں کہ خاندان یا معاشرہ میں کوئی بزرگ یا عمر رسیدہ وفات پانے لگتا ہے تو وہ جاتے جاتے خاندان کو، اپنے سے تعلق رکھنے والوں کو یا جماعت کو متاثر رکھنے یا نیکی کی طرف راغب رکھنے کے لئے کوئی نصیحت کر جاتا ہے یا بسا اوقات رخصت ہونے والا بزرگ عہد آتو کوئی نصیحت نہیں کرتا۔ مگر اُس کے آخری بول، اُس کی آخری حرکات و سکنات اُس محبت کی وجہ سے تاریخی بن جاتے ہیں جو پس ماندگان اور بزرگ کے درمیان ہوتی ہے۔ ان آخری یادگاری الفاظ کو پس ماندگان نہ صرف یاد رکھتے ہیں بلکہ وقتاً فوقتاً اپنے عزیز رشتہ داروں کو یاد کرواتے رہتے ہیں کہ بزرگ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ کہہ گئے تھے۔ باباجی یہ فرما گئے تھے اور یوں ان آخری وقت کی باتوں کی اہمیت بھی زندگی میں کی گئی عام باتوں سے زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس کے بعد ہم اُس بزرگ کی باتوں کو مزید سننے والے نہیں۔

یہی کیفیت انبیاء اور اللہ کے برگزیدہ بندوں کی ہوتی ہے۔ اللہ کے فرستادوں کو چونکہ اللہ کی طرف سے واپسی کے اشارے مل رہے ہوتے ہیں اس لئے وہ بھی ماحول اور اپنے بعد پیدا ہونے والے حالات اور ضروریات زمانہ کے حساب سے وہ اپنے مقتدیوں کو بعض امور کی طرف توجہ دلا جاتے ہیں۔ اُن کے آخری حصہ کے اعمال اور حرکات و سکنات بھی تاریخی ہوتے ہیں اور یاد رکھے جاتے ہیں۔ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت میں تربیتی رنگ میں حضرت علیؓ کو یہ نصیحت فرمائی کہ اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کہ میرے بعد اپنی نمازوں اور ماتحتوں کی حفاظت کرنا۔ بعضوں نے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ میرے بعد اپنی اور ماتحتوں کی نمازوں کا خیال رکھنا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اللہ سے محبت کے حوالے سے اَللّٰهُمَّ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰی کے الفاظ بھی تاریخ اسلام نے محفوظ کئے ہیں۔ اسی طرح کی ملتی جلتی کیفیت آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ جب وفات سے قبل آپ کی نمازوں کی تڑپ دیدنی تھی۔ بار بار قریب کھڑے ساتھیوں سے نماز کا وقت پوچھتے تھے اور آپ کا یہ طریق آج بھی تاریخ احمدیت میں روشن اور چمک دار سیاہی سے لکھی گئی ہے اور ہم جب احباب جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو حضور علیہ السلام کے اس اسوہ کا بھی اپنی گفتگو میں ذکر کرتے ہیں۔

معزز سامعین! آج تقریر کے عنوان کی مناسبت سے میں ان ہی دو شخصیتوں یعنی نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند نبی آخر الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں کے آخری پیغامات کا ذکر کرنے جا رہا ہوں۔ جن میں ایک حد مشترک یہ ہے کہ دونوں امن، بھائی چارہ اور صلح و صفائی کے پیغام ہیں۔ جس سے یہ چیز ظاہر و باہر ہے کہ اسلام کے معنی ہی سلامتی کے ہیں اور جو شخص اسلام پر ایمان لا کر مؤمن کہلاتا ہے وہ امن و سلامتی کا پیغام بن جاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف یوں فرمائی:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مؤمن کی تعریف کرتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمَنَهُ النَّاسُ

کہ مؤمن وہ ہے جس سے دنیا کی مخلوق امن میں رہے۔

گویا کہ انسانیت کے ناطے ایک دوسرے سے باہمی صلح اور محبت سے چلیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہمیں محبت، پیار کا نہ صرف درس دیا بلکہ ہر اختلاف کو مٹا کر صلح کرنے میں پہل کرنے والے کو جنت کی خوشخبری دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح فرمایا جس میں لَا تَثْرِبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ كَا اعلان کر کے دشمنوں اور اپنے صحابہ پر ظلم کرنے والے کفار مکہ کی عام معافی کا اعلان فرمایا تھا۔ اس کے بعد حج کے سفر کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو ”خطبہ حجۃ الوداع“ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس خطبہ میں حضورؐ نے انسانیت کے قائم کرنے اور اُس کی بڑھوتری کے لئے جہاں اس کا درس دیا وہاں اسے مستقبل میں محفوظ بنانے کے لئے بعض اہم ہدایات دیں۔ انسانوں میں رنگ و نسل کے امتیازی فرق مٹا کر برابری کے اصول کا سبق دیا۔ ایک دوسرے کے ساتھ عزت و احترام اور پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی۔ یہ پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات میں سے آخری پیغام ثابت ہوا۔ آپ اس کے بعد زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں فرمایا:

”اسے لوگو! جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سنو اور اچھی طرح اس کو یاد رکھو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے تم سب ایک ہی درجہ کے ہو۔ تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا دیں اور کہا جس طرح ان دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں اسی طرح تم بنی نوع انسان آپس میں برابر ہو، تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔“

(نبیوں کا سردار صفحہ 241)

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور نبی آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو لاہور میں جب اس دنیا سے واپسی کے الہامات ہوئے تو آپؐ نے پیغام صلح کے نام سے ایک مختصر سا کتابچہ تحریر فرمایا۔ جو آپؐ کی وفات کے بعد طبع ہو کر مارکیٹ میں آیا۔ اس میں آپؐ نے آپس میں پیار و محبت کے ساتھ رہنے اور مسلمانوں و ہندوؤں کو پیار کے ماحول میں زندگی بسر کرنے کی درخواست کی۔ یہ بھی آپؐ کا اس دنیا میں آخری پیغام ثابت ہوا۔ یوں مخدوم اور خادم کے دونوں کے آخری پیغامات میں محبت و پیار سے زندہ رہنے کا سبق ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالخصوص اپنی اس آخری کتاب ”پیغام صلح“ میں قیام امن کے لئے مذاہب کے مابین اختلافات کو ختم کرنے اور امن کو قائم کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

”پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ آؤ! ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کسی قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے۔ آؤ! اب یہ بھی آزمالو کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں۔ بہترین طریق صلح کا یہی ہے۔“

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 456)

پھر فرمایا:

”اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (سورۃ آل عمران: 85) یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صلح کا کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو قرآن شریف نے خدا کی عامہ رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔“

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اخلاق کی پیروی کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا:

”دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے لئے آب حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔“

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 440)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صلح کی طرف بلاتے ہوئے اسی کتاب میں فرمایا:

”دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازتِ آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گزار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اُس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچا دے۔ ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جب کہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔“

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 444)

پیارے بھائیو! پس حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر دو نے اپنے اپنے آخری پیغام میں نہایت درد کے ساتھ اور خالصتاً ہمدردی کے طور پر انسانیت کے عروج کے لئے صلح و امن و آشتی کے پیغام دئے۔ آج دنیا بھر میں اختلاف اور ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنے کے جو منصوبے بن رہے ہیں اور قومیں ایک دوسرے پر حملہ آور رہتی ہیں۔ انہیں امن کا پیغام ان الفاظ میں دیا جاسکتا ہے۔

”تمام انسانوں کے لئے امن، اتحاد اور محبت کی دعوت اسلام احمدیت میں ہے۔ ادھر آئیں اور امن و سلامتی کے ساتھ رہنے کے اصول سیکھیں“

پس اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائے۔

”اے میرے قادر خدا! اے میرے پیارے رہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھلا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق صفا اور ہمیں ان راستوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔“

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 439)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کی قوموں کو امن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اگر ہم حقیقی طور پر امن قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انصاف سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں عدل اور مساوات کو اہمیت دینی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی خوبصورت فرمایا ہے کہ دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ ہمیں صرف اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ وسیع النظری سے کام لیتے ہوئے دنیا کے فائدے کے لئے کام کرنا ہوگا۔ فی زمانہ حقیقی امن کے قیام کے یہی ذرائع ہیں۔“

(خطاب حضور انور ایدہ اللہ مورخہ 28/ اکتوبر 2016ء، یارک یونیورسٹی، اوئیر یو، کینیڈا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”قرآنی دعائیں ہیں، مسنون دعائیں ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سکھائی ہوئی دعائیں ہیں۔ اگر ہم نے ان حالات سے باہر نکلنا ہے جو ہمارے لئے پیدا کئے گئے ہیں یا پیدا کئے جارہے ہیں تو ان کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہیے“

(خطبہ جمعہ 5/ اپریل 2024ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)



